ایستادہ | گردونواح | ونش | عقیدت مند | شاندار

باہو قلعہ

قلعہ باہو ڈوگروں کے شان دار ماضی کی ایک زندہ مثال ہے۔ پُرانے شہر جمّوں کے بالمقابل دریائے توی کے مشرقی کنارے کی پہاڑی پر ایستادہ اس قلعہ کو راجا باہولوچن نے تعمیر کیا تھا اور اس کے گردونواح میں باہونگر کے نام سے ایک قصبہ بھی آباد کیا تھا۔

راجا باہولوچن کا سِلسلۂ نسب مہاراجا رگھو سے ملتا ہے جن کے نام پر رگھوونشی نسل کی بنیاد پڑی۔ اس خاندان کا نام رامائن، مہا بھارت اور پُرانوں جیسی قدیم کتابوں میں بھی ملتا ہے۔ اِسی خاندان کے ایک بہادر اور شہ زور راجا اگنی گرب نے اپنے اٹھارہ بیٹوں کی مدد سے اپنی سلطنت کو وسعت دی اور دریائے توی کے پار تک کے علاقے پر قبضہ کر لیا۔

اگنی گرب کی وفات کے بعد اس کا سب سے بڑا بیٹا باہولوچن حکمران بنا۔ حکومت سنبھالتے ہی وہ ایرواں قصبے کو چھوڑ کر یہاں آیا۔ اپنے نام پر ایک قلعہ تعمیر کروایا اور ایک قصبہ بھی آباد کیا۔ باہونگر کو پہلے دھارانگری کہتے تھے جو صدیوں تک قائم رہی۔ اب بھی اس جنگل کا نام دھارانگری ہے۔

راجا باہولوچن کے ہاں کوئی اولاد نہ تھی۔ اس لیے اُس کی وفات کے بعد اُس کا چھوٹا بھائی جامبولوچن حکمران بنا۔ اُس نے اپنے نام پر جمّوں شہر آباد کیا۔ ابتداء میں جمّوں اور باہو ایک ہی ریاست تھی۔ ۱۵۹۲ء میں اس ریاست کے حکمران راجا کپور دیو کا انتقال ہوا۔ اس کے بعد اس کے بیٹے راجا سمیل دیو اور راجا جگدیو کے بیٹے پرسرام دیو کے درمیان اِس ریاست کو حاصل کرنے کے لیے کشمکش شروع ہوئی۔ جب مغل بادشاہ اکبر کے دربار میں حقداری کا دعویٰ پیش ہوا تو انہوں نے اس جھگڑے کو مٹانے کے لیے جمّوں اور باہو کو

دو الگ الگ ریاستوں میں تقسیم کر دیا۔ ان دونوں ریاستوں کی سرحد دریائے توی کو قرار دیا گیا۔

اب ریاستی حکومت اور محکمہ آثارِ قدیمہ نے اس کی دیکھ بھال کا اہتمام کیا ہے۔ حکومت نے قلعے کے باہر ایک شاندار باغ تعمیر کیا ہے جو باغِ باہو کے نام سے مشہور ہے۔

ہر روز سینکڑوں لوگ یہاں سیر کے لیے آتے ہیں۔ حال ہی میں حکومت نے قلعے کی دیوار کے باہر بچّوں کی دلچسپی کے بہت سے سامان بھی مہیّا کر دیے ہیں، جہاں دن بھر خاصی رونق ہوتی ہے۔

ا۔ پڑھیے اور لکھیے:

ایستادہ : کھڑا

گردونواح : اردگرد

نسل : نسل۔ قبیلہ

وسعت : کشادگی۔ بڑھانا

کشمکش : جدو جہد۔ کوشش

عقیدت مند : عقیدت رکھنے والا، ارادت مند

ماضی : گذرا ہوا زمانہ

محکمہ آثارِ قدیمہ : وہ محکمہ جو پرانی تاریخی عمارتوں وغیرہ کی دیکھ بھال کا انتظام کرے۔

باغی : بغاوت کرنے والا

۲. درج ذیل جملوں کے لیے سوالات بنائیے

۱) قلعہ باہو کو راجا باہولوچن نے تعمیر کیا اور اس کے ارد گرد باہونگر کے نام سے ایک قصبہ آباد کیا۔

۲) باہولوچن کی کوئی اولاد نہ تھی اس لیے ان کی وفات کے بعد ان کا چھوٹا بھائی جامبو لوچن حکمران بنا۔

۳) ریاستی حکومت نے قلعہ کے باہر ایک شاندار باغ تعمیر کیا جو باغِ باہو سے مشہور ہے

۳. مثال دیکھ کر واحد کے مقابلے میں اُس کا جمع لفظ لکھیے

مثال:	لڑکی	لڑکیاں
	کُرسی	
	بلّی	
	بکری	
	گاڑی	
	روٹی	

۴. دیے گئے مناسب لفظوں سے خالی جگہوں کو پُر کیجیے

(قلعہ ۔ انتقال ۔ باغ باہو ۔ جموں ۔ اولاد ۔ آخری)

☆ راجا باہولوچن کے ہاں کوئی .... نہ تھی

☆ ۱۸۹۲ء میں راجا کپور دیو کا .... ہوا۔

☆ راجا گھمبیر دیو ریاست باہو کا .... حکمران تھا۔

☆ حکومت نے .... کے باہر ایک شاندار باغ لگوایا۔

☆ وہ باغ .... کے نام سے مشہور ہے۔

۵. کالم (الف) کالم (ب) میں دیے گئے نامکمل جملے آپس میں مکمل کیجیے

الف	ب
اگنی گرب کی وفات کے بعد	شاندار باغ لگوایا ہے۔
اس کے گردونواح میں باہونگر	مدد سے اپنی سلطنت کو وسعت دی۔
اگنی گرب نے اپنے اٹھارہ بیٹوں کی	کے نام سے ایک قصبہ بھی آباد کیا۔
حکومت نے قلعے کے باہر ایک	اس کا سب سے بڑا بیٹا باہولوچن حکمران بنا

اعادہ، سبق: ۱۳،۱۴،۱۵،۱۶،۱۷:

پانچویں جماعت کا طالب علم مختلف عنوانات پر مضامین تخلیق کرتا ہے ۔ ای ، میل لکھتا ہے، کسی مسئلے پر ہلکے پھلکے انداز میں اپنی رائے ظاہر کرتا ہے، سہل اور مختصر خطوط لکھتا ہے۔

یہ مشق ان ہی آموزشی ماحصل کو جانچنے کے لیے ہے:

I. کسی ایک عنوان پر دس جملے لکھیے

۱۔ بیٹی ۔ ۲۔انٹرنیٹ ۔ ۳۔ ٹیلی ویژن

II. اپنے فارم ماسٹر کے نام ایک روز کی رُخصتی کے لیے درخواست لکھیے

یا

اپنے بھائی کو خط لکھ کر جنم دن کی مبارکباد پیش کیجیے

III. اپنے دوست کے نام کسی بھی طرح کا ایک ۳۰ لفظی ای ،میل لکھیے

IV. درج ذیل سوالات کے جواب لکھیے

۱) لداخ کے چند گمپاؤں کے نام لکھیے

۲) ڈاکٹر امبید کرکن کے رہنما تھے؟

۳) میری کیوری کس وجہ سے فوت ہوئی ؟

۴) قلعہ باہو کو کس نے تعمیر کیا؟

۵) نظم شام کا کوئی ایک بند لکھیے

اظہارِ تشکّر

اُردو ہندوستان کی مشترکہ قدروں کی آمین ہے۔گنگا جمنی تہذیب کی آئینہ دار اِس زبان کا جنم اِسی زمین پر ہوا اور یہاں ہی اِس نے اپنی بلندیوں کو چھولیا۔ریاست جموں وکشمیر میں اُردو کی اہمیت دوگنی ہوجاتی ہے، کیونکہ یہاں کی سرکاری زبان ہونے کے ساتھ ساتھ یہ یہاں پر رابطہ کی سب سے بڑی زبان ہے۔ریاست میں یہ زبان تقریباً ہر ایک تعلیمی ادارے میں پڑھائی جاتی ہے۔سرکاری سطح پر اِس کی درس و تدریس کے معقول انتظامات ہیں۔جموں کشمیر اسٹیٹ بورڈ آف اسکول ایجوکیشن اُردو زبان کے لئے نصاب تیار کرتے وقت اِس کی افادیت اور اہمیت کا خاص خیال رکھتا ہے۔بورڈ کے ساتھ وابستہ ماہرینِ اُردو ہمیشہ اُردو کے معاملے میں سنجیدگی اور لگن سے کام کرتے ہیں۔میں اپنی اور بورڈ کی طرف سے سبھی ماہرین کا شکر گذار ہوں، جن کی لگن اور محنت سے اِس کام کی اشاعت ممکن ہوسکی۔

میں درجِ ذیل ماہرین اور اساتذ کا بے حد مشکور ہوں جنہوں نے اِس کتاب کی تیاری میں عرق ریزی سے کام کرنے کے ساتھ ساتھ ہمیں ہر وقت اپنا دستِ تعاون پیش رکھا۔

۱۔	ڈاکٹر الطاف انجم	اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ فاصلاتی تعلیم کشمیر یونیورسٹی سرینگر
۲۔	شاکر شفیع	لیکچرر ہائر اسکنڈری اسکول گاڈہ کھوڑ، بانڈی پورہ
۳۔	ڈاکٹر رابعہ نسیم	ریسرچ آفیسر ایس آئی ای سرینگر
۴۔	ڈاکٹر غلام نبی حلیم	ماسٹر ہائی اسکول مامہ گنڈ، بڈگام
۵۔	جاوید کرمانی	ماسٹر ایس آئی ای، گرینگر
۶۔	مجید مجازی	ماسٹر گرلز ہائی اسکول حاجن، بانڈی پورہ
۷۔	نگہت یاسمین	ماسٹر مڈل اسکول بٹہ پورہ، بڈگام
۸۔	روحی سلطانہ	ٹیچر، زون گلاب باغ، سرینگر
۹۔	غلام نبی بٹ	ٹیچر، زون حاجن، بانڈی پورہ
۱۰۔	تنویر احمد پرے	ٹیچر، زون ہندوارہ، کپوارہ

ان کے علاوہ بورڈ آف اسکول ایجوکیشن کے اکیڈیمک ڈویژن کے سبھی افسران اور ملازمین علی بالخصوص ڈاکٹر عارف جان (اسسٹنٹ ڈیریکٹر) کا شکریہ کرنا اپنا منصبی فرض سمجھتا ہوں، جنہوں نے اس کتاب کو تیار کرنے میں حتیٰ المقدور اپنا تعاون دیا۔

پروفیسر فاروق احمد پیر

ڈائریکٹر اکیڈمک

جموں وکشمیر اسٹیٹ بورڈ آف اسکول ایجوکیشن